وکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واتقوا اللہ

الحجۃ الفائقہ

فی

حرمۃ المتخفقہ

بمطبع صدیقی واقع شہر بریلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید البشر محمد ن المصطفےٰ وآلہٖ
وصحبہٖ وعلیٰ من اتبع الہدیٰ اما بعد اس ہفتہ میں ایک خط موسومہ مولوی
سید مہدی علی المعتقد قائلین اباحت منخنقہ کا دیکھنے میں آیا اوس سے معلوم ہوا کہ اصول
مکتوبات سابقہ سے رجوع فرما کر کچھ اور اصول برخلاف اصول سابقہ کے ممہد فرمائے
ہیں چنانچہ تفصیل اوس کی آگے بیان کیجاویگی لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اصول موصوفہ
حال کی نسبت بھی مختصر کچھ کلام کیا جاوے و باللہ التوفیق **قال** سلمہ اللہ تعالیٰ
میری تحقیق یہہ ہے کہ پرند منخنقہ کی حرمت باستدلال آیۃ مسئلہ منصوص قرآنی
نہیں **اقول** ہرگاہ کہ کلمہ منخنقہ پرند منخنقہ کو بھی متناول ہے اور حرمت منخنقہ
منصوص ہے پس حرمت پرند منخنقہ کی منصوص ہو نہیں کیا کلام ربانی اگر از روی
لغت یا عرف عام یا خاص کے اطلاق منخنقہ کا اوپر پرند گلا گھونٹے ہوئی کے ہوتا

تو النطیحہ سمیہ کہنا بھی تہا اور بدون اوس کے تو یہ قول محقق نہین بلکہ مبنی
البطلان ہی **قال** وہ آیہ جس مین منخنقہ کا ذکر ہی یہ ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ
وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ
ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اب غور کرو کہ اس آیہ مین چار لفظ ہین المنخنقۃ الموقوذۃ المتردیۃ
النطیحۃ ان چارون مین حرف تاء فوقانی موجود ہی **اقول** چار کلمے نہین بلکہ
پانچ ہین یعنے المیتۃ المنخنقۃ الموقوذۃ المتردیۃ النطیحۃ ان پانچون مین تاء فوقیہ
موجود ہی جس قسم کی تاء فوقیہ المیتۃ مین ہی اوسی قسم کی باقی ماندہ چارون مین ہی
اور جیسے کہ ان چارون مین ہو ویسے ہی اوس پانچوین مین ہی مات یموت فہو
میت وہی میتۃ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا
وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ
يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ **قال** ہمکو موجب
محاورہ عرب کے اسکا قرار دینا باقی ہی کہ یہ تے کس قسم کی ہے **اقول**
متعین ہونا اسکا اس آیہ مین محتاج ہماری تعیین کا نہین ہی جس قسم کی وہ تاء
ہی خود سیاق ہی اسی آیہ اور دیگر آیات کی جنمین کلمہ میتۃ واقع ہی متعین ہی
چنانچہ بیان اسکا عنقریب آتا ہی **قال** جو کہ کسی دوسری آیہ قرآن مجید سے قسم تے
کا تعیین جو کلمہ منخنقہ مین ہی نہین پایا جاتا اس لئے علماے جہابذہ نے اوس کا تعین کرنا ہی

قول اگرچہ کلمہ منخنقہ کسی دوسری آیۃ میں وارد نہیں ہوا لیکن چونکہ کلمہ
میتۃ کئی آیتوں میں وارد ہی اور اون آیات میں قسم تار مطابق محاورۂ عرب
کے متعین ہی اور اوسی قسم کی تار اخوات میتۃ یعنی منخنقہ وغیرہا میں ہے
اور اس آیۃ میں کلمہ میتۃ اور منخنقہ وغیرہ کلمات جنکی آخر میں تار ملحق ہے
ایک ہی سیاق میں ہیں علاوہ بران سیاق اسی آیۃ کا تعین قسم تار پر خود دال
ہی کہ بجز اوس قسم کا اور کسی قسم کی مقصود نہیں اس حالتین کچھ اجتہاد کو گنجایش
نہیں خود سوق کلام ہی نص ہی اوپر تعین قسم تار کلمات مذکورہ کی قال
پس اب ہم اس سے کو کسی قسم کا قرار دین اور کسی جانور کی حرمت کا مسئلہ
اسی نکالین اوسکی حرمت منصوص نہوگی کیونکہ ممکن ہی کہ وہ تا اوس قسم کی نہو
بلکہ دوسری قسم کی ہو اور اوس قسم کے جانورونکی حرمت پر حاوی نہو اقول
مجرد امکان و احتمال اس قسم کا کہ خلاف سوق کلام اور محض بلا دلیل ہو بلکہ دلیل
شرعی اور لغوی کے برخلاف ہو موجب اسکا نہیں ہو سکتا کہ نص حرمت میں
کسی طرح مخل ہو دوسری علاوہ بران اگر احتمالات پر حکم حرمت حاوی ہو تو
منصوص ہونے حکم حرمت میں کسی طرح کا کلام باقی ہی نہیں رہتا قال
مثلا ہم قرار دیتے ہین کہ ان چارون لفظون مین تا و تانیث ہی جیسا کہ اکثر
مفسرون نے بہی قرار دیا ہے پس اس حالتین بموجب محاورہ زبان عرب کے
ضرور ہی کہ یہہ چارون لفظ صفت ہون کسی موصوف محذوف کا اقول

جاننا چاہئے کہ تاء زائدہ جو آخر اسم کے ملحق ہوتی ہی باعتبار لفظ کے علامت
تانیث کی ہے خواہ تانیث حقیقی ہو خواہ غیر حقیقی یعنے جس کلمہ کے
آخر میں یہ تاء ملحق ہوتی ہے اوس کلمہ کو باعتبار لفظ مونث کہا جاتا ہی
مثال حقیقی کی ضاربۃ قائلۃ عالمۃ مثال غیر حقیقی لفظی کی غرفۃ طلحۃ اور وہ
لفظ کہ جس میں یہ علامت ہوگی مونث لفظی کہلایا جاویگا قال الشریف
الرضیؒ کل ما فیہ علامۃ التانیث سواء کان حقیقیا اولا یسمی مونثا قال
الشیخ ابن الحاجب المونث ما فیہ علامۃ تانیث لفظا او تقدیرا والمذکر
بخلافہ و علامۃ التانیث التاء الخ اور باعتبار معانی کے تاء جو دو معنی میں مستعمل
ہوتی ہے چونکہ بارہ معنی ایسے ہیں کہ اس آیۃ میں ملاتہ نہیں کہتے لہذا ہم اون کی
تفصیل ضرور نہیں جانتے البتہ دو معنی کی شرح کی جاتی ہے اول تاء تانیث
اس تاء کو تاء فارقہ کہتے ہیں کہ اوس سے فرق درمیان مونث اور
مذکر کے معنی حاصل ہوتا ہی جیسے ضاربۃ و صائمۃ و النائمۃ و غلامۃ
اس تاء نے تمیز کر دی درمیان مذکر اور مونث کے یعنے ظاہر ہو گیا کہ مد ول
یہ کلمہ کا مونث ہو نہ مذکر قال السید الرضی یجیئ التاء لاربعۃ عشرۃ معنی
احدھا الفرق بین المذکر والمونث اما فی الصفۃ کضاربۃ و منصورۃ و حسنۃ
و بصریۃ و اما فی الاسم الجامد وھی اسماء مسموعۃ قلیلۃ کرجلۃ وامرءۃ والنساۃ
و غلامۃ و قال ایضا الاصل فی الصفات ان یفرق بین مذکرھا و مونثھا

بالنتاء خلاصہ کلام یہہ ہی کہ ایسی کلمات کہ مصداق اونکی معانی کی حیوانات ہین
جب اون کلمات کی آخر مین اس قسم کی تاء لاحق ہوگی تو طلاق اونکا بجز اناث
کی مذکور پر ہرگز روا نہ ہوگا قال ع ھیفاء مقبلة عجزاء مدبرة قال ع ولن
یبلغها الا عذافرة قال ع مطاوعة القد فی تشبیهها غصنا قال ع هام
الفؤاد باعرابیة سکنت قال ع تهامیة الاطراف مکیة الحشا
حجازیة العینین کاومیة الکفل قال تعالی تذهل کل مرضعة عما
ارضعت وفی الحدیث مثل المنافق کالشاة العائرة بین الغنمین چونکہ
کلمات مذکورہ مین تاء ملحقہ تاء تانیث ہی پس طلاق اونکا اوپر مذکور کی روا نہ
~~چونکہ علاوہ بران ضمیر مذکر مجرور متصل (لحمه کا) درحالت تانیث~~
~~حقیقی مینتہ کی~~ اوس کی طرف ~~راجع~~ نہین ہو سکتی یہی تاء ہی کہ بزعم امام رازی
کلمہ منخنقة مین ہے اور جناب قائل سلمہ اللہ تعالے بہی اونکی تقلید کرتے ہین
پس اگر ہم اوس کو تاء فارقہ قرار دین تو لازم آوے تخصیص حرمت کی ساتہ
میتہ و منخنقة و موقوذہ و متردیہ و نطیحہ مؤنث کی یعنی صرف بکری یا گاے
یا مرغی یا اور مادہ ہی جو ان صفات کے ساتہ موصوف ہو حرام ہووی
نہ بکرا نہ بیل نہ مرغا وغیرہا جو نر ہووی اور یہ امر بالاتفاق باطل ہی علاوہ
بران آیات ان یکن میتة فهم فیه شرکاء ولا اجد فیما اوحی الی
محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة بموجب قواعد عربیہ کے صاف

اس قسم کی تاء کی ارادہ کو مانع ہین کیونکہ اسم و خبر باب کان کی مسند الیہ

او مسند ہین اور مطابقت ان مین تذکیر او تانیث حقیقی مین ضروری ہی پس

اگر تاء مبتیہ تاء فارقہ ہوتی تو واجب ہوتا کہ جن کی طرف اوسکی اسناد ہے

یعنی ضمائر جو یکن او یکون او فیہ مین ہین وہ بھی ضمائر مونثہ ہوتین واو

لیس فلیس جو قائل سلمہ اللہ تعالے کلمہ المیتۃ کو عام قرار دیتی ہین اور

کلمہ النطیحہ مین جو تاء واقع ہی وہ بموجب تصریح ائمہ لغت کے تانیث حقیقی

کیواسطی نہین بلکہ تاء نقل ہی چنانچہ صحاح جوہری مین بتصریح اس کی موجود ہی

النطیحۃ المنطوحۃ التی ماتت منہ و انما جاء بالہاء لغلبۃ الاسم

علیہا و کذلک الفریسۃ والاکیلہ والرمیۃ لانہ لیس ہو علی نطحتہا

فہی منطوحۃ و انما ہو الشئ فی نفسہ مما ینطح قال السید الرضی بالتاء للنقل

عشر دخولہا امارۃ للنقل من الوصفیۃ الی الاسمیۃ و علامۃ لکون

الوصف غالبا غیر محتاج الی الموصوف کالنطیحۃ والذبیحۃ

پس جب تاء المیتہ خود باقرار قائل سلمہ اللہ تعالی کی اور تاء النطیحہ ازروی

لغت کی حسب تصریح ائمہ لغات کے واسطی تانیث کی نہین اور ایسی ہی ماموصولہ

خود باعتراف قائل سلمہ اللہ تعالی کے عموم مقصود ہی پس برفاقت مدلول

ان سب کلمات کے مدلول کو تینون کلمون کی تاء کو محمول اوپر تانیث کے کرنا صاف و

صریح تعسف ہی علاوہ بران اس تقریر پر بھی الزام مخالفت نص کا قائل سلمہ

علاوہ اسکے ان ضمیر کو مجرور متصل

فیہ میں تا ... مطابقت تانیث

حقیقی ... اوسکی طرف

عاید ہوسکی

اللہ تعالے سے منفسخ نہین ہوتا کیونکہ اونہون نے تو مطابق اپنے
اقرار کے گردن مرودہی مرغی تناول فرمائی ہے نہ گردن مروڑنا مرغا پس
درصورت ارادہ تارفارقہ کے یہی کلمہ منخنقہ اون کی مطعومہ پر عادی ہے
اور حرمت اوسکی اس تقدیر پر بھی مخصوص ہے اور یہ جو فرماتے ہین کہ بموجب
محاورہ زبان عرب کے یہ ضرور ہے کہ بیچ جاید ون لفظ صفت ہون کسی
موصوف محذوف مونث کی صرف وہم وغلطی ناشی ہے صفات کلام عرب
مین مستقل المعنی ہین افادہ معنی مین محتاج کسی ضم ضمیمہ یا قید کی نہین ہوتین جو
چیز کہ بموجب لغت اور عرف کے مصداق اون صفات کی ہوگی اوسکی
حرمت ہر آئینہ مخصوص ہوگی پس تقدیر کسی قید یا اور کلمہ محذوف کی اوسکے
واسطے اصلا ضرور نہین اور کلام مطلق کو اپنے اجتہاد سے مقید کرنا اسیکا نام
اجتہاد مقابلہ نص ہے کہ ہرگز مقبول نہین اور ایسا مجتہد کسیطرح معذور نہین
ہو سکتا منشا اس غلط فہمی کا ظاہر ایہہ ہے کہ کتب تازین جو اہل زبان
اور نحاۃ کی تصریحات کین ہین اونکی عبارتون مین لفظ صفت کا واقع ہوا ہے
اور مراد اون کی صفت سے مطابق اون کی اصطلاح کے اسم فاعل اور اسم مفعول
اور صفت مشبہ وغیرہ مشتقات ہین نہ لغت مصطلحہ کہ جس کے واسطے ہونا منعوت
کا لفظًا یا تقدیرًا ضرور ہے قائل سلمہ اللہ تعالے نے لفظ صفت کو معنی نعت
مصطلحہ کے سمجھا اور اس غلط فہمی پر اس قول کو مبنی فرمایا کہ بموجب محاورہ زبان عرب

کی ضرورت ہی کہ چاروں لفظ صفت ہوں کسی موصوف محذوف مونث کی
جس شخص کو تھوڑی سی مناسبت بھی عربی زبان میں ہوگی اوسپر یہہ امر مخفی
نہیں کہ صفات مصطلحہ نحاۃ کیواسطی ذکر یا حذف موصوفات کا ضرور نہیں صفات
مذکورہ بغیر تقدیر جہت کی خود مسند او مسند الیہ و عمدہ او فضلہ کلام ہو
سکتی ہیں سے فالموت نقاد والوالدات سفالہا • کالکرابیل للدال
منی المساکن • تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت • تہامیۃ الاطراف
مکیۃ الحشا • حجازیۃ العینین رومیۃ الکفل • الثانہ لو بدت
بالشمس ما طلعت • من بعد رویتہا یوما علی احد • ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار • انما المومنون اخوۃ کوئی
شخص یہہ نہیں کہ سکتا کہ مسند الیہ نقاد کا محذوف ہی اور الوالدات
اوسکی نعت ہی اسیطرح کوئی کہہ نہیں سکتا کہ مضاف الیہ کل کا محذوف
ہی اور مرضعۃ اوسکی نعت ہی یہی حال ہی تہامیۃ و مکیۃ و حجازیۃ اور
رومیۃ اور الثانہ اور المنافقون اور المومنون کا کہ اون کو کوئی زبان
دان نعت کسی منعوت محذوف کی نہیں قرار دے سکتا اسی طرح پر اس آیۃ
میں کوئی واقف زبان عرب زبان پر لا نہیں سکتا کہ حرف کا معمول
الم السیم فاصلہ محذوف ہی اور المختفۃ وغیرہا اوس محذوف کی نعت ہیں
پس جو لوگ ضرورت اتبعہ کی انہوں جتبا دیکے تقید بعض بیر زیادہ کرنا الدجتہا و غلط کی بنا بر بعض صحیح

کو مجمل ٹہیرانا کہ درحقیقت تحریف کلام الٰہی ہی نہایت بیجا اور بیقاعدہ بات
ہی اور اسیکا نام زیادۃ علی النص بالاجتہاد ہی **قال** اب ہمکو دوسرا
اجتہاد کرنا پڑا کہ وہ موصوف مؤنث محذوف کون ہی جس کو ہم قرار دین
اقول بمقابلہ نص صریح کی ہمکو اصلا ضرورت کسی اجتہاد کی نہین اگر کلمہ منخنقہ
مجمل ہوتا اور بیان اوس اجمال کا شارع کیطرف سے نہوا ہوتا تو البتہ ضرورت
کسیطرحکی اجتہاد کی ہوتی جس حالتین کہ کلمہ منخنقہ مین کچہہ اجمال نہین
ترکیب نحوی بہی بغیر تقدیر کسی محذوف کی صحیح ہی کوئی قاعدہ بیانیہ مقتضی
... کا نہین پس ایسی حالتین ہمکو اجتہاد کی مطلقا گنجایش نہین **قال**
بہرحال جسکو قرار دین اوسکی حرمت البتہ اس آیتہ سے نکلیگی مگر اوس کی
حرمت اجتہادی ہوگی نہ منصوص کیونکہ ہم نے دو باتون کو یعنی قسم ثانی کو
اور موصوف محذوف کو نص قرآنی سے نہین بلکہ صرف اپنے اجتہاد سے
قائم کیا ہی **اقول** ہم اوپر ثابت کر چکے ہین کہ تا دمیتہ اور منخنقہ اور متردیہ
اور موقوذہ اور نطیحہ مین احتمال تا تانیث لیعنی تا فارقہ کا نہین ہو
سکتا اور بفرض محال اگر وہ تا فارقہ بہی کہی جاوے تب بہی حرمت
گردن مروڑی مرغی کی جسکو قائل سلمہ اللہ تعالے نے تناول فرمایا ہی
منصوص ہی کیونکہ اس تقدیر پر بہی کلمہ منخنقہ مرغی اور گائے و بکری وغیرہ
مادگان کو متناول ہی غایۃ الامر یہہ ہی کہ جانوران نر کی حرمت غیر منصوص

ہوگی مگر ماکولات کی حرمت کی منصوص ہونے مین اس تقدیر بر غیر مسلمہ پر بہی کچہہ
کلام نہین اور یہہ بہی ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ تقدیر کسی موصوف کی اپنے
دل سے گہڑ کر میتہ و منخنقہ مطلق کو مقید کرنا زیادۃ علی النص بالاجتہاد ہے
کہ کسیطرح پر مقبول نہین ہوسکتی پس حرمت گردن مروڑی مرغی کی بلاشک و
شبہہ بر تقدیر بعض آیہ سے نہ ثابت ہے نہ اجتہاد سے پس یہ قول قائل
مسلمہ اللہ تعالے کا صریح البطلان ہے قال امام فخر رازی فرماتے ہین کہ یہان
موصوف مونث محذوف (شاۃ) ہے کہ وہی اکثر کہا نہین آتی تہی اور باقی
تمام جانورون چرند و پرند کی حرمت کا اسپر قیاس کیا گیا ہے اقول ہم کچہہ مطلقا
کلام نہین کرتے کہ فخر رازی کے کلام کو بلا دلیل تسلیم کرلین مگر پہر بہی ہم یہہ کہتے
ہین کہ فخر رازی نے ہرگز یہہ نہین لکہا کہ محذوف شاۃ ہے اور باقی تمام چرند
و پرند کی حرمت کا اوسپر قیاس کیا گیا ہے مطلب فخر رازی کا قائل مسلمہ اللہ
تعالی کی سمجہہ مین مطلق نہین آیا ہم یہہ نہین کہتے کہ جو طریق استنباط معنی کا
فخر رازی کے کلام مین ہے وہ صحیح ہے مگر جو حاصل مدعا انکا ہے وہ البتہ
صحیح ہے خلاصہ اون کی تقریر کا یہہ ہے کہ تا کلمات مذکورہ مین واسطے تانیث
کے ہے گویا کہ کلام اس نمط پر جاری کیا گیا ہے کہ شاۃ منخنقہ و متردیہ او
غیرہا لیکن مراد تعمیم مردمادہ ہے اور اگرچہ تغلیبا سیاق کلام سیاق
تانیث بخصوصیت شاۃ پر ہے مگر حقیقت مین خصوصیت مادہ اور شاۃ کی

مقصود نہین بلکہ حکم تحریم جملہ اصناف وزر وماوہ دونوکو شامل ہی چنانچہ ہم
عبارت فخر رازی کی بالفاظہ مع ترجمہ نقل کرتے ہین اعلموان دخول
التاء فی ہذہ الکلمات الاربع اعنی المنخنقہ والموقوذۃ والمتردیۃ
والنطیحہ انما کان لانہا صفات موصوف مؤنث وہوالشاۃ
کانہ قیل حرمت علیکم الشاۃ المنخنقۃ والموقوذۃ وخصت الشاۃ
لانہا من اعم ما یاکلہ الناس والکلام یخرج علی الاعم الاغلب
ویکون المراد ہو الکل ترجمہ جان توکہ دخل ہونا تا کا ان چار کلمون
یعنی المنخنقہ اور الموقوذہ اور المتردیۃ اور النطیحہ مین صرف اسی سبب سے ہی
کہ یہہ صفات ہین موصوف مؤنث کی اور وہ موصوف شاۃ ہی گویا کہ یہ
کہا گیا کہ حرام کی گئی تمپر شاۃ منخنقہ اور موقوذہ اور خاص کی گئی اس
لئے کہ یہہ وہ چیز ہی کہ اکثر اوس کو کہاتے ہین لوگ آدمی اور کلام جاری کیا جاتا ہے
اوپر اعم اور اغلب کے اور حالانکہ مراد کل ہوتی ہین فقط پس صاف ظاہر
ہوا کہ غرض اونکی یہہ ہی کہ تاء مذکورہ تانیث ہی اور بطور عموم نجانے
نر وماوہ دونو اور جملہ اصناف مقصود نہین چنانچہ یہہ عبارت اون کی
الکلام یخرج علی الاعم الاغلب ویکون المراد ہو الکل صاف اس
مقصود پر دال ہی اور قیاس مذہب کا تو اونکی عبارتین جیسا کہ قائل نے
سمجہا ہی پتا ہی نہین قال قبول کرو کہ یہی اجتہاد صحیح ہی اس حالت مین

اوس مدعی کی حرمت نصًا اجتہادًا دونون اور ایک قیاس غیر منصوص العلۃ سے قرار
پاویگی نہ نص قطعی سے **اقول** ہم تقریر فخر رازی کو تسلیم کرتے ہین مگر ان قائل
سلمہ اللہ تعالی اون کی تغلیط کرتے ہین سو جہانتک قائل سلمہ اللہ تعالے اونکے
قول کو تسلیم فرماتے ہین ایسی ہی حرمت مادہ منخنقہ وغیرہا کی منصوص ہے **قال**
مگر امام صاحب نے ناحق شاۃ کو مونث محذوف مانا ہے ہم اونکو اوس سے بہی
عمدہ محذوف صرف مونث بتاتے ہین جسمین تمام منخنقہ جانورون کی حرمت
آجاتی ہے اور بکری کی حرمت پر باقی جانورون کا قیاس کی حاجت نہین رہتی
اور وہ موصوف مونث محذوف نفس ہے پس تقدیر کلام کی یہہ ہوگی کہ حرمت
علیکم النفس المنخنقۃ الخ اوسمین تمام جانورون کی حرمت یہانتک کہ مچھلی
اور ٹڈی کی بہی داخل ہوجاویگی **اقول** مدعا امام فخر رازی کا جو ہے وہ ہم نے
اوپر بیان کر دیا ہے گو کسیقدر عبارتین امام کی تسامح ہے مگر قول اونکا الکلام
یجری علی الاعم الاغلب فیکون المراد ہو الکل اونکے مدعا کی خوب تصریح
کرتا ہے اور امام کے کلام مین نہ ذکر حذف ہے نہ تقدیر اور امام کا ہرگز یہ مطلب
نہین کہ یہان سے لفظ شاۃ مقدر ہے بلکہ وہ صاف کہتے ہین یکون المراد ہو الکل
یعنی حرمت مخصوص کسی موصوف خاص کے ساتھ نہین ہے اگر لفظ شاۃ اون کے
نزدیک مقدر ہوتا تو ایسا نہ کہتے لان المقدر کالملفوظ غرض اون کی حصر
یہی ہے کہ سوق کلام سیاق تانیث پر منحصر ہے کہ گویا الشاۃ المنخنقۃ بر سبیل عموم

مجازی بسبب تغلیب اور رواج اکثریہ کی یہ نہین ہی کہ درحقیقت لفظ شاۃ کلام مین
مقدر ہی قائل مسلمہ اللہ تعالی نے اعلام عالمام کا نہین سمجھا اور جس قدر سمجھا غلط
سمجھا اور یہ جو فرماتے ہین کہ تقدیر کلام کی یہہ ہوگی حرمت علیکم النفس المنخنقۃ
الخ ہم یہ کہتے ہین کہ اس تقدیر کی بہی کیا ضرورت ہی جب کہ کلمہ منخنقہ بلا تقدیر
مسند الیہ فعل حرمت کا ہوسکتا ہی پہر اپنی جی سے ایک مسند الیہ کو مقدر کرنا
کیا ضرور ہی بلکہ نہایت بیجا ہی علاوہ برآن ہرگاہ کہ قائل مسلمہ اللہ تعالے
تا منخنقہ کو تا تانیث قرار دیتے ہین اور کلمہ نفس شامل ہی مذکر اور مؤنث کو
پس اس تقدیر پر یا نفس کو مخصوص ساتہہ نفس انثی کی کرنا لازم آویگا یا تا منخنقہ
و غیرہ کو تا تانیث ٹہیرانا غلط ٹہیریگا اسلئی کہ یہان بحث مطلب نہین ہی مسئلہ
کہ تاآت کلمات مذکورہ علامت تانیث لفظی ہین یا نہین کیونکہ اس امر مین
کچہہ اختلاف نہین کہ بسبب دخول تاآت مذکورہ کے کلمات مذکورہ باعتبار الفاظ
کے مؤنث ہین اختلاف تو صرف اسمین ہی کہ تاآت مذکورہ کے مدلول حقیقۃ مؤنث
حقیقی ہین یا مذکر اور مؤنث دونو صنف ہین فخر رازی حقیقۃ اون کو واسطی
حقیقی ہی کے ٹہیراکر بطریق عموم مجاز مذکورہ آت کو واسطی شامل ٹہیراتے ہین اور
امرا ائمہ لغات تفسیر اوسکو حقیقۃ تا نقل کہ مشتمل اوپر دونو صنف کی سے
ٹہیراتے ہین پس اگر عموم مجاز متبنیۂ فخر رازی کو تسلیم کیا جاوی تو ماحصل دونو
تفسیر دونکا ایک ہی اور نتیجہ صرف نزاع لفظی ہے اور اگر اوسکو تسلیم نہ کیا

جاری اور صفات مذکورہ کی بدلوں کو مؤنثات حقیقی ہی تک قائم رکھا جاوے
تو بسبب ضرورت تطابق صفات کی نفس موصوف کو بھی مخصوص ساتھ نفوس
اناث کی کرنا لازم آویگا اور یہ جو فرماتے ہیں کہ حرمت مچھلی اور ٹڈی کی بھی
داخل ہو جاویگی یہہ بھی صحیح نہیں ہی کیونکہ کلمہ منخنقہ کا اطلاق عرف عام میں مچھلی
اور ٹڈی پر نہیں ہوتا اور اسمیں زیادہ تر ہمکو بحث کرنا ضرور نہیں کیونکہ
مچھلی اور ٹڈی اس حکم سے بسبب تمام اور چند دلائل شرعیہ کے خارج ہیں اور
اونکی تذکیہ کا شارع نے حکم نہیں دیا **قال** اب ہم اس تے کو تاء تانیث
نہیں قرار دیتے بلکہ تاء نقل و تحویل قرار دیتے ہیں جیسا کہ صاحب تفسیر بیضاوی
نے قرار دیا ہی اور جبکہ یہہ تی صفت کو اسم بنا دیتی ہی اسلئے کسی موصوف
مؤنث محذوف کی تلاش کی حاجت نہیں رہتی اور جب اطلاق منخنقہ اور متردیہ
وغیرہ کا ہوگا اوسکی حرمت اس آیت سے ثابت ہوگی **اقول** ہم اوپر
لکھہ چکے ہیں کہ اس آیت میں جو کلمات میتہ و منخنقہ وغیرہا میں تاء لاحق ہی
وہ دو ہی قسم کی متصور ہی یا تاء تانیث جسکو تاء فارقہ بین المذکر والمونث
کہتے ہیں یا تاء نقل تو قسم اول میں کلمات مذکورہ مخصوص ساتھ اصناف
مؤنثہ کے ہونگی خواہ چرندہ ہوں یا پرندہ اور بر تقدیر قسم ثانی مذکر و مؤنث دونو
کو شامل ہونگے اور بطلان ارادہ تاء تانیث کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں
لیکن جب متصور ہوے اور کسی قسم کی قسم ثانی ہی متعین ہوگئی کچھہ قرار دینی

بیضاوی پر منحصر نہیں اور چونکہ تعمیم موصوف دونون قسمون مین برابر ہی صرف
فرق اتنا ہی ہی کہ قسم اول مین جس جانور مادہ پر اطلاق میتہ او رمتردیہ او ر منخنقہ
وغیرہا کا ہوگا اوسکی حرمت اس آیۃ سے منصوص ہوگی اور قسم ثانی مین جس جانور پر اسم عام
اسکے کہ وہ نر ہو یا مادہ اطلاق منخنقہ او رمیتہ او رمتردیہ وغیرہا کا ہوگا حرمت اوسکی بہی آیۃ سے منصوص
ہوگی بہر حال بحسب تفصیل مرقومہ بالا پرند جانور حکم نص سے خارج نہین ہو سکتا اور جب حکم نص بحسب تفصیل مرقومہ پرند کو بہی
بلا کلام بعبارۃ النص شامل ہی تو اجتہاد کو اسمین کچہ دخل نہین ہی قولہ مگر اسکی حرمت ثابت ہونا ایک اجتہاد سے
یعنی حرف تا کو تا نقل قرار دینے سے ہوگا نہ نص صریح قطعی سے صریح البطلان
ہی اور ہرگز لائق التفات نہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اول تو تا میتہ وغیرہا
بموجب محاورہ زبان عرب کی تا فارقہ نہین ہو سکتی ثانیاً اگر ہم بطور
فرض محال اوسکو تا فارقہ فرض بہی کرلین تب بہی گردن مڑوری مرغی
کی حرمت منصوص علیہ ہی غایۃ الامر اس فرض پر یہ ہی کہ چرند و پرند نرکی
حرمت منصوص علیہ نہوگی مگر چرند پرند مادہ کی حرمت کی منصوص علیہ ہونے
مین کچہ کلام نہین قال اب مین کہتا ہون کہ میری نزدیک ان چارون
کلمون مین تا تانیث ہی اور موصوف مونث محذوف ہی بہیمہ ہی بمعنی
مویشی یا چوپایہ یا چرند کی پس تقدیر آیۃ کی یہ ہی کہ حرمت علیکم البہیمۃ
المنخنقۃ الی قولہ پس پرند اس حکم مین داخل نہین ہین اقول مین حیران
ہون کہ تخصیص ان چار کلمون کی کس بنا پر ہی یا خود ان کلمہ یعنی میتہ سے

کیون چشم پوشی کیجاتی ہی پانچوان کلمہ ایک ہی سلک مین منسلک ہین جو حال
بیان ہونیکا ہی وہی پانچوین کا ہی پس اس قول سی یہہ لازم آتا ہی کہ تقدیر آیت کی
یہہ ہو وی حرمت علیکم البہیمۃ المیتۃ والبہیمۃ المنخنقۃ الخ اور
حرمت پرندہ مردار کی بہی مخصوص علیہ نہ ٹھہری اور ہم یہہ استفسار کرتی ہین کہ بہیمہ
مین جو تا ہی ظاہر ہی کہ اصلی تو ہی نہین بلکہ زائد ہی فرمائی کہ یہہ تا کس قسم کی
ہی آیا تا فارقہ تانیث کی ہی یا تا نقل جیسی کہ ذبیحہ و نطیحہ مین ہی اور چونکہ
بہیمہ بہی فعیلہ ہی ہم سو پس اگر اسمین بہی تا تانیث ہی تو اوسکی واسطی بہی
ایک موصوف مؤنث محذوف مقدر فرمائیی وہکذا الی غیر النہایۃ علاوہ برآن
وہی تخصیص باہر کی اسمین بہی اس تقدیر پر لازم آتی ہی اور اگر تا بہیمہ تا
نقل ہی تو تا میتہ اور منخنقہ وغیرہا بہی بالضرورۃ تا نقل متعین ہی کیونکہ اختلاف
تا النعت اور منعوت کا موجب یا مقتضی ہی کہ موصوف تو مشتمل بر مذکر و مؤنث
پر اور نعت مخصوص ہو ساتھہ مؤنث کی وہ باطل بین البطلان اور جب تا منخنقہ
ومیتہ وغیرہا بسبب مطابقت منعوت کی تا نقل قرار پائی تو تقدیر منعوت
کچہہ ضرور نہی اور بقول آپکی کسی موصوف محذوف کی تلاش کی حاجت
نہین رہتی اور جب اطلاق منخنقہ اور متردیہ وغیرہ کا ہوگا اوسکی حرمت مخصوص
ہوگی غرضکہ اجتہاد آپ کا سراسر نا سزا اور بدیہی البطلان بمقابلہ نص صحیح کی ہی
اور تقدیر مقدرہ آپکی صاف تحریف قرآن کی ہی کہ اپنی دل سی الفاظ ٹہرا کر

تھوڑے تغیرات فرماتے ہیں اور ایسا مجتہد جو صاف مخالفت نص کی کرے کسی
طرح پر معذور نہیں ہو اب رہی یہہ بات کہ آپ یہہ فرماتے ہیں کہ مراد ہماری
تا تانیث سے تا فارقہ بین الذکر والانثی نہیں بلکہ تانیث لفظی محض ہے جو
واسطے افادہ کسی معنی کی نہیں ہوتی تو ہم یہہ کہینگے کہ یہہ ممکن نہیں کیونکہ اس
قسم کی تا کلمہ کو لازم ہوتی ہے اور یہاں یہہ لزوم مفقود ہے چنانچہ شریف رضی رحمۃ
اللہ لکھتے ہیں بالمعاشر و مغلواہا لا لمعنی من المعانی بل ھو تانیث لفظی
کالف غرفۃ وظلمۃ وعمامۃ وملحفۃ وھی لازمۃ اگر یہہ کہیے
کہ ہم کلمہ میتہ و منخنقہ وغیرہا کو اصل اعتبار سے مؤنث ٹھہراتے ہیں کہ یہہ کلمات
تابع ہیں ایک متبوع مؤنث کے یعنے نعت ہیں ایک منعوت مقدر کی جو مؤنث
لفظی ہے اور وہ منعوت شاۃ ہے یا بہیمہ ہے یا نفس ہے یا اور کچھہ ہے تو ہم
کہینگے کہ یہی اجتہاد آپکا تو مورد طعن اور مردود ہے کہ اپنے دل سے ایک موصوف
خاص پیدا کرکے کلام پاک کو جو مطلق ہے اپنی گھڑی ہوئی قید کے ساتھہ مقید
فرماتے ہو اور کلام تو بنا وہ علی النص یا لاجتہاد ہے اور اسکو تو اجتہاد
بمقابلہ نص کہتے ہیں کہ بالاتفاق مردود ہے دوسرے ایک امر یہی قابل لحاظ ہے
کہ بہیمہ مشترک ہے یا مشکک ہے درمیان دو معنی کے ایک چوپایہ دوسرے مطلق جانور
چنانچہ صاحب قاموس نے لکھا ہے البہیمۃ کل ذات اربع ولو فی الماء او
کل حی لا یمیز یعنی بہیمہ کہتے ہیں ہر ایک چوپایہ کو اگرچہ پانی ہو یا ہر ایک زندہ

غیر عاقل کو بس وہ دلیل کیا ہی کہ جس سے معنی چوپایہ متعین ہوگئی حالانکہ بہ
حقیقت مادہ اشتقاق کے معنی مطلق جانور ہی کے مرجح ہین **قال** خود قرآن
مجید سے بوجوہات ذیل ثابت ہی کہ یہان موصوف محذوف بہیمہ ہی **اول**
چونکہ تقدیر موصوف محذوف کی جناب قائل کے نزدیک بہی موقوف ہی اوپر
اس امر کے کہ تا کلمات مذکورہ کو تا تانیث قرار دیا جاوی اور ہم اوپر ثابت
کر چکی ہین کہ کلمات مذکورہ مین جو تا واقع ہی تانیث کی نہین ہوسکتی علاوہ
برآن بر تقدیر فرض تا تانیث بہی ہم ثابت کر چکی ہین کہ تقدیر محذوف
کچہہ ضرور نہین بلکہ بیجا اور خلاف قاعدہ ہی پس قرآن مجید سے تو صاف ادعا
جناب قائل باطل ہی مہ تمام اسکے ثابت ہو دیا اور تصریحات مرقومہ سابق سے
ظاہر ہی کہ تقدیر موصوف محذوف مؤنث کی موقوف ہی اسپر کہ تاوات مذکورہ
کو تاوات تانیث ٹہیرایا جاوی اور ٹہیرایا جانا تاوات تانیث کا موقوف ہی
اوپر تقدیر موصوف مؤنث محذوف کی پس تقدیر مذکور موقوف ہی اوپر
تعیین تاوات کے اور تعیین تاوات موقوف ہی اوپر تقدیر مذکور کے
وہذا یستلزم الدور وہو باطل ماشاء اللہ کیا خوب اجتہاد ہی جناب مجتہد
عصر کا جسکو مطابق قرآن فرماتے ہین اب ہم وجوہات پیش کردہ جناب
قائل پر بہی توجہ کرتے ہین **قال** اول یہہ کہ خود قرآن مجید مین اسی
آیۃ کی قبل شروع سورۃ مین خدا نے فرمایا أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا

تُتْلیٰ عَلَیْکُمْ یعنی حلال ہوئی تمہارے لیے مویشی مگر وہ جو آگے بتائی گئی **اقول** ہم اوپر
بیان کر چکے ہین کہ بسبیل تشکیک یا بطریق اشتراک لفظ بہیمہ کے دو معنی ہین
ایک چوپایہ جیسا کہ جناب قائل نے ترجمہ کیا دوسرے ہر ایک جانور جیسا کہ مختار صاحب
بعضا ومی ہے البہیمۃ کل حی لا یمیز وقیل کل ذات اربع پس ترجمہ
قائل کا مبنی ہے اوپر تعیین ایک معنی کی منجملہ معانی مشککہ یا مشترکہ کے مگر ترجمہ
انعام کا بلفظ مویشی یا مواشی کے صحیح نہین ہے انعام مخصوص ہے بمعنی گائے
بیل اونٹ اونٹنی بھیڑ بکری نر و مادہ کے **قال** پس اسکے بعد جو حرام جانور یا شاۃ
صفت مؤنث بتائے ہین وہ خود خدا کے فرمانے سے اوسی استثنار کی تفصیل مین
ہین کہ نسبت فرمایا تہا الا ما یتلی علیکم نہ اور کسیکی اور موصوف مؤنث محذوف بہی
وہی بہیمہ ہے جس کی نسبت اوپر فرمایا تھا کہ احلت لکم بہیمۃ الانعام
اقول غلط فہمی جناب قائل کی نسبت تانیث کلمات مذکورہ کے ہم اوپر بیان
کر چکے ہین اوس کے اعادہ کی ضرورت نہین مگر یہہ جو فرماتے ہین کہ جو حرام
جانور بتائے اوسی استثنا کی تفصیل ہین نہ اور کسیکی یہہ صاف غلط اور
خود جناب قائل کے قول آئندہ کے خلاف ہے کیونکہ جناب قائل آگے چند سطر
کے بعد فرماتے ہین کہ ما اُہِلَّ لغیر اللہ ما اکل السبع وما ذبح علی النصب
ان تمام کلموں کا مفہوم عام ہے انتہے اور کلمات الدم ولحم الخنزیر
وان تستقسموا بالازلام بہت بلند آواز کے ساتھ منادی کرتے ہین

که آیه حرمت علیکم الآیة خاصة لتفصیل مستثنا و آیه سالبه کو نہین ہی کیونکہ یہہ
سب چیزین بالبداہت بہیمة الانعام سے خارج ہین اور معنی الا ما یتلی علیکم یہہ نہین
ہین جیسے کہ قائل سلمہ اللہ تعالی نے سمجھے ہین بلکہ معنے اوس کے صاف یہہ ہین کہ تمہارے
لئے بہیمة الانعام حلال کئے گئے مگر وہ بہیمة الانعام جو داخل تحریم دوسری آیہ متلوہ
کی ہون اوس دوسری آیہ مین عموما حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر و ما اہل لغیر
اللہ بہ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح
علی النصب اور ان تستقسموا بالازلام کو بیان فرمایا اور اوس عموم مین بہیمة الانعام
بہی جو موصوف کسی صفت کے ساتہ صفات مذکورہ مین سے ہون داخل ہو گئے پس
دعوی مقصود ہی ہوئی آیہ تحریم کا ساتہ بہیمة الانعام کے صاف صریح خلاف آیہ
مذکورہ کی ہی پہر یہہ بہی غور کرنا چاہئے کہ بہیمہ مضاف ہی اور انعام مضاف الیہ
اور مضاف و مضاف الیہ بسبب شدت امتزاج کے دونو ملکر باعتبار معنی کے
حکم مین ایک کلمہ کے ہوتے ہین پس جناب قائل نے جو تقدیر آیہ کی یہہ کی ہے
حرمت علیکم البہیمة المنخنقة الخ یہہ بہی بموجب قواعد عربیہ کے غلط ہے
انکی تقریر کی بنا پر لازم آتا ہے کہ تقدیر آیہ کی یہہ ہو حرمت علیکم بہیمة الانعام
المیتة وبہیمة الانعام المنخنقة وبہیمة الانعام المتردیة وبہیمة
الانعام الموقوذة وبہیمة الانعام النطیحة اور اس سے یہہ بات لازم آتی
ہے کہ تحریم گہوڑے اور ہرن وغیرہ چارپاون مردار اور منخنقہ اور متردیہ اور نطیحہ

اور موقوذہ کی مخصوص نہ ہوا ور جیسا کہ فی الحال انگریزوں مین رواج ہے

کہ ہرن اور پاڑہی وغیرہ کو شکار کرکی اوسکی گردن توڑ مروڑ کر پکاتی کہاتی

ہین اگر کوئی ایسی ہرن یا پاڑہی وغیرہ مردار کا بہی گوشت کہاوی تو اصول مَوضوعہ

جناب قائل پر اوسپر بہی کچہہ الزام عائد نہ کیا جاوی کیونکہ جب منخنقہ اور میتہ

محرمہ مخصوص ساتہہ بہیمۃ الانعام کی ٹہیرا اور ہرن اور پاڑہا داخل بہیمۃ الانعام

نہین تو اوسپر کچہہ الزام نہین اور ہرگاہ کہ حذف و تقدیر جیسا کہ مزعوم جناب

قائل ہی ضرور ہو تو واجب ہو وی کہ بہیمۃ الانعام مقدر ہو نہ مطلق بہیمہ قال

پس اگر انصاف سے بغیر تعصب اور بغیر اون خیالات کی جو تعلیداً بغیر تحقیق

دل مین بیٹہہ گئی ہین دیکہو تو خود خدا نے صاف بتا دیا ہی کہ وہ موصوف

مؤنث محذوف بہیمہ ہی نہ امام رازی کی بکری اور نہ تمہاری لکڑی اقول

یہان وہ مثل صادق آتی ہی کہ اولٹا چور کوتوال کو ڈانڈی خود ہمہ تن تعلید

کی دلدل مین پہنس رہی ہین تمام تقریر اونکی مبنی اوپر تعلید محض کی ہے طرفہ

اوسپر یہ کہ نبی پاک کا نہ کلام زبان پر لاتی ہین اگر اتباع انگریزون سی دست بردار

ہو کر اور تعلید فخر رازی سی قدم باہر دہر کر دیکہین تو صاف یقین فرما لیوین

الیقین اتا رہ اونکا چلد مقولہ اونکی زبان سی کہلاتا ہی کہ موصوف مؤنث محذوف

بہیمہ ہی خدا تعالی کا فرمان تو عام ہی اوسمین ہرگز نہ قید فخر رازی کی بکری

کی ہی نہ تمہاری لکڑی کی نہ اوسمین تعدیہ کسی خاص مؤنث محذوف کی ہی

تو مطلق محذورت کی محض ازراہ تقلید اور اتباع ہوا ہی ولیسی قید مین بعض قرآن
پر بٹھا کر فرماتی ہین کہ خدا نی صاف بتا دیا ہی ویقولون ہو من عند اللہ و
ما ہو من عند اللہ الایۃ **قال** دوسری یہہ کہ منجملہ صفات چارگانہ کی جو اس
آیۃ مین مذکور ہوئین اخیر دو صفتوان متردیہ یعنی اوپر سی گر کر مرجانی اور نطیحہ یعنی
لڑنی مین سینگ کی چوٹ سی مرجانی کی صفت سوا ہی بہیمہ یعنی چرندگی پرندمین
متحقق ہی نہین ہوسکتی **اقول** دعوی عدم امکان تردی اور نطیحہ ہونیکا پرندمین
بین بدیہی البطلان ہی بیشتر دیکھا جاتا ہی کہ بچہ ہای طیور جو ہنوز قوت پرواز کو
بدرجہ کمال نہین پہونچی آشیانہ سی گر کر مرجاتی ہین اکثر طیور اہلی جو بہت بہار
ہوتی ہین اونکا بہی بعض مرتبہ یہہ حال ہوتا ہی کہ مکانات کی چہت سی نیچی گر کر
مرجاتی ہین پس اونکا گر کر مرجانا اگرچہ نادر الوقوع ہو مگر پہر بہی غیر ممکن نہین ہی
اسیطرح حال ہی نطیحہ کا ممکن ہی کہ کوئی بکری یا گای کسی بیل یا مرغ کے سینگ ماری
اور وہ مرجاوی اور مجتہد عصر جو ترجمہ نطیحہ کا اسطور پر کرتی ہین کہ لڑ کر یا سینگ
مار کر جو مرجاوی یہ ترجمہ بہی غلط ہی نطیحہ کی مفہوم مین اصلا لڑائی داخل نہین ہے
فی القاموس نطحہ کمنعہ وضربہ اصابہ بقرنہ قال الجوہری النطیحۃ المنطوحۃ التی
ماتت منہ وانما جاءت بالہاء لغلبۃ الاسم علیہا وکذلک الفریسۃ
والاکیلۃ والرمیۃ لانہ لیس ہو علی نطحہا فہو منطوحۃ انما ہو شی فی
نفسہ مما ینطح انتہی اور اگر یہہ بہی فرض کیا جاوی کہ نطیحہ اور متردیہ تخصیص کی

ساتھ چرند کی سیر بھی آیۂ تحریم کی تخصیص لازم نہیں آتی خصوصیت بعض امور مصرحہ
کی ساتھ بعض اشیاء کی مستلزم نفی ما سوا نہیں کہ جمیع امور غیر مخصوص منفی ہوں
اور نہیں جیسا اس کے ساتھ دیکھو سورۂ نحل کو والانعام خلقها لكم فيها دفء ومنافع
ومنها تأكلون ولكم فيها جمال حين تريحون وحين تسرحون وتحمل اثقالكم
الى بلد لم تكونوا بالغيه الا بشق الانفس اس آیت میں تفصیل فوائد انعام
کا بیان ہے حالانکہ حمل اثقال اور بار برداری کا فائدہ مخصوص ہے ساتھ جمل اور ٹٹو کے
ٹٹو گھوڑی لادتا نہیں پس اس خصوصیت سے تخصیص انعام کی ساتھ اونٹ اور بیل
کے کسیطرح پر لازم نہیں آتی قال باقی رہا وقذ یعنی لکڑی یا لٹھہ سے یا اور کسی
چیز سے مار ڈالنا اگر چہ یہ فعل پرند کی نسبت بھی ممکن ہے مگر جو لوگ اگلی زمانہ
کی تاریخ سے اور جنگلی قوموں کی حالات سے اور خود بیابان گرد رہنے والوں کی
عادات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ صرف چوپائے جانوروں کا اسطرح
شکار ہوتا تھا کہ اون کو گھیر کر لٹھوں سے مار ڈالتے تھے تو یہ تا نکالیسی صنعت
درحقیقت مختص بہائم سے ہے نہ پرند سے اقول صحکہ اس تقریر پر نہایت
افسوس ہے کہاں تک اس تقریر کے بطلان کی شرح کروں مگر بقدر
ضرورت لکھتا ہوں جاننا چاہیے کہ جو لوگ لغات عرب سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں
کہ وقذ لغت عرب میں بمعنی ضرب شدید کی ہے خواہ وہ ضرب لکڑی کی ہو یا پتھر
کی یا اور کسی چیز کی فی القاموس الوقذ الضرب الشدید الصحاح وقذه

يقذه لاضربه حتى استرخى واشرف على الموت جار الله زمخشرى
لكهتى هين الموقوذة التى يثخنوها ضربا بعصا او حجر حتى ماتت اسى سبب
سى قاضى رحمه الله بهى تفسير مين لكهتى هين كه الموقوذة المضروبة بنحو خشب
او حجر حتى تموت من وقذته اذا ضربته اب مين جناب قائل سلمه الله
كى تاريخ دانى مين كچهه گفتگو كرتا هون كه كيا عرب مين پرندونكا پتهر مار كر گرا ڈالنى
كا دستور تها خصوصيت پرند كى كسى تاريخ سى جو جناب قائل نى دريافت فرمائى
هو تو مهربانى فرما كر اس كتاب كى اطلاع فرماوين تا كه تاريخ دانى جناب
معزى اليه كى معلوم هو دى كيونكه تاريخ دانى بهى جناب معزى اليه كى اهل اسلام
مين مثل تفسير دانى اور تفقه اور لغت دانى كى هى فرزدق شاعر كو
منجمله شعراى جاهليت كى رساله ابطال غلامى مين قرار ديا هى حالانكه وه بعد شيوع
اسلام كى پيدا هوا اور ايكسو دس برس كى عمر پاكر مرا هى اور فرض كرو كه دستور
عرب كا يهى تها كه پرندونكو گهير كر لٹهون سى مار ليتى هون پهر بهى اسسى يه كس
طرح پر لازم آيا كه وقذ درحقيقت مختص هو يا يون سى بهى صرف پرند سى كه العبرة
لعموم الالفاظ لا لخصوص الاسباب علاوه بران مقدمات دليل قائل سلمه الله
تعالى كى بحسب تقرير فاسد قائل سلمه الله تعالى كى منتج اسكى هين كه وقذ درحقيقت
مختص بهائم وحشيه هى هو كه جنكا شكار بطور مذكور هوتا تها كه انكو گهير كر لٹهون سى مار ڈالتى تهى نه بهائم اهليه
سى جنكا شكار اس طرح پر نهين هوتا تها كه انكو گهير كر لٹهون سى مار ڈالتى تهى بلكه فى الاصل انكا شكار هى نا هوتا تها اگر يه ميل

نهين

پس اس بیان سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ جو احکام اس آیت مین مذکور ہین وہ بہیمہ کی
نسبت ہین نہ پرند کی اسلئے اس آیت سے طیور منخنقہ کی حرمت منصوص نہین البتہ
ممکن ہے کہ قیاسی ہو **اقول** چارہ کار حضرت کا بجز تقلید کے نہین ہم اونسے
مستقلانہ گفتگو نہین کرتے کہ امام فخر رازی کے اقوال سے بحث کرین مگر پہر بہی ہم
یہہ کہتے ہین کہ حضرت فخر رازی کے قول سے استدلال کرتے ہین مصداق مثل مشہور
کے ہوے مستغاث بالمیت اب ہم پوری عبارت فخر رازی کی نقل کرتے ہین
واعلم ان المنخنقة علی وجوه منها ان اهل الجاهلية كانوا يخنقون
الشاة فاذا ماتت اكلوها ومنها ما يخنق بحبل الصائد ومنها ما يدخل
راسها بين عودين في شجرة فيختنق فيموت وبالجملة فبأي وجه
اختنقت فهي حرام واعلم ان هذه المنخنقة من جنس الميتة لانها
لما ماتت وما سال دمها كانت كالميت حتف انفه انتهى منخنقہ کی
تین صورتین فخر رازی نے بیان کین ایک یہ کہ اہل جاہلیت بکری کا گلا گہونٹ دیتے
تہے پہر جب وہ مرجاتی تہی اوسکو کہاتے تہے دوسرے وہ جنکا شکاری کے پہندے مین
گلا گہونٹ جاوے تیسرے وہ جسکا سر ایک درخت کی شاخ مین داخل ہوکر گلا
اٹک کر مرجاوے ظاہر ہے کہ دوسری صورت بہیڑ بکری سے کہ شکار نہین کیجاتین
متعلق نہین اور قول رازی مین دوسری صورتین انہا یا واقع ہے کہ جسکو خود
حضرت بہی عام متناول چرند و پرند کو قرار دیتے ہین پس بموجب اعتراف حضرت

سے کے معنی اوسکی یہہ ہوئی کہ جو چرند و پرند شکاری کے پہندے مین اکر گلا اوسکا
گہٹ جاوی ہو وہ بہی منخنقہ ہی تیسری صورت پرند مین ہی غالب ہی کہ درختون
آشیانہ بناتی ہین اور اونہین کاوو شاخون مین گلا گہٹ جانا غالب الوقوع ہی بخلاف چرندکی
ایک چرندکی دو شاخون مین اونکا گلا گہٹ جانا نہایت مستبعد ہی علاوہ بہین یہان بہی لفظ عام ہی کہ جو خود دابتراونہ حقیقت
چرند و پرند کو شامل ہی اور ابعد اوسکی امام رازی لکہتی ہین کہ باجماعہ منخنقہ
نہی حرام یعنی کسی جو پرا وسکا گلا گہٹ جاوی تو وہ حرام ہی اب جناب تاس
سی کوئی پوچہی کہ گرداب تقلید سی باہر اکر فرمائی کہ اس بیان سی دیا بات سمجہ لی
ن ہر مطے آیا یہہ جو آپ فرماتی ہین کہ انعام جس آیۃ مین مذکور ہین وہ
بہیمہ کی نسبت مین نہ پرند کی یا جیسا کہ ہم کہتی ہین کہ انعام اس آیۃ کی جیسی
چرندکو متناول ہین ویسی ہی پرندکو بہی شامل ہین قیاس کرا سمین کیا دخل
ہی انصاف کو ہات سی مدیجیئی اور بحث دہری کی نہ کیجئی یہہ مباحثہ مکابرہ نہین
ہی بلکہ مناظرہ ہی واسطی ظہور حق کے **قال** اس تقریر پر یہہ سوال ہوسکتا ہی
کہ اگر اس آیۃ مین اوس استثنا کی تفصیل ہی جسکا ذکر الا ما یتلی علیکم
مین ہی تو یہ آیۃ من اولہا الی آخرہا بہیمۃ الانعام سی متعلق ہوگی پہر کلمہ
میتۃ و دم و ما اہل لغیر اللہ و ما اکل السبع و ما ذبح علی النصب
سی کیون حرمت چرند و پرند کی لیجاتی ہی چاہئی کہ وہ بہی مخصوص بہ
بہیمۃ الانعام رہین مگر یہ سوال صحیح نہین ہی اسلئی کہ ان تمام کلمون کا مفہوم عام ہی

تو محل خاص ہو سکتی بسبب اسکے مفہوم عام ہونیکے چرند و پرند دونوں کو شامل ہے
برخلاف منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ کی بسبب ہونے ایک موصوف
محذوف کے نہ اُسکا مفہوم عام ہے اور نہ محل عام ہے اسلئے وہ سوائے جنس مستثنیٰ
منہ کے اور کسی سے متعلق نہیں ہو سکتیں **اقول** اولاً اس تقریر
پر یہہ ایراد وارد ہوتا ہے کہ منخنقہ وغیرہ کو ایک خاص موصوف محذوف
کا صفت قرار دینا تو اک مضمون طبع زاد جناب سامی کا ہے ورنہ منخنقہ وغیرہا
تو مخصوص کسی موصوف محذوف خاص کے ساتھ نہیں ہیں اور انکا بھی مفہوم عام ہے
پس اگر معترض ذی کلمہ ما کو مخصوص ساتھ بہیمہ کے ٹھیرا کر معنی ان کلمات کے آپکے
طرز پر یوں بعوض فاسدہ معترضہ جناب کے اسطور پر ٹھیرائے کہ وہ بہیمہ کہ جس پر
واسطے غیر اللہ کے آواز بلند کیا جاوے اور وہ بہیمہ جسکو درندے نے کہایا اور
وہ بہیمہ جو اوپر نصب کے ذبح کیا جاوے تو فرمائیے کہ آپ کس زبان سے اوسکو
غیر صحیح کہہ سکتے ہیں اگر وہ غیر صحیح ہے تو آپکی تقدیر بھی صحیح نہیں ثانیاً اس تقریر سے کمال ناواقفی حضرت
کی علوم عربیہ سے ثابت ہے اگرچہ ہم اوپر اس بات کو باطل کر چکے ہیں کہ
آیۃ تحریم خاصۃ تفصیل استثنا کی نہیں ہے مگر اب ہم فرض کرتے ہیں کہ مطابق
قول حضرت کے آیۃ تحریم بطور مستثنیٰ کے ہے یا تفصیل مستثنیٰ ہی کی ہے اور بہ فرض کے آپسے
کہ آیا جناب سامی کس نہج پر بطور استثنا متصل کے یا استثنا منقطع کے اگر
بطور استثنا متصل کے ہو یعنے مستثنیٰ جنس مستثنیٰ منہ سے ہے تو کو الفاظ اوسکی

عام ہوں مستثنیٰ منہ سے لیکن پھر بھی مستثنیٰ جنس مستثنیٰ منہ سے ہی ہوگا نہ غیر جنس
سے ورنہ اتصال باطل ہوجاویگا مثلاً اگر ہم کہیں کہ جاءنی القوم الا ملک
الله تو گو کہ لفظ (ما) عام ہے کہ سوای اوس قوم کے اور بہت چیزونکو متناول
ہے پھر بھی بحالت تسلیم استثنار متصل کے اسکے یہی معنی ہین کہ نہ آئی دالے یعنی
آئیسے مستثنیٰ اوسی قوم کے مرد ہین نہ اور کسی قوم کے مرد نہ اور کوئی حیوان چرند
پرند وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ دیکھو اگرچہ کلمہ من
عام ہے اور متناول ہے جنود طالوت کو اور غیر جنود طالوت کو مگر چونکہ استثنار
متصل ہے حکم استثنار غیر جنود طالوت کے حق مین نہین ہے جب یہ امر قرار پایا
تو گو کہ کلمہ ما سوا اقع مذکورہ مین عام ہے تا ہم پھر بھی بجز بہیمۃ الانعام کی اور کوئی جانور
اوس سے مراد نہین لیا جا سکتا اور اگر استثنا منقطع ہے تو مستثنیٰ عین جنس مستثنیٰ
منہ سے نہین ہے پس منخنقہ اور متردیہ اور موقوذہ اور نطیحہ کا بھی خاص جنس بہیمۃ الانعام
مین سے ہونا ضرور نہین وہو المطلوب پھر ہرگاہ کہ خود جناب قائل سلمہ اللہ
تعالے اوپر بیہہ فرما چکے ہین کہ آیہ تحریم تفصیل ہے اوسی استثنا کی نہ اور
کسی کی تھی اور حاصل اسکا یہ ہے کہ آیہ تحریم مین تفصیل ہے صرف بہیمۃ الانعام
محرمہ کی نہ اور جانورونکی پھر اب اس تفصیل کو تقریر جواب مین ایسا عام کسطرح
پر قرار دیتے ہین کہ مشتمل ہو اوپر بہیمۃ الانعام اور غیر بہیمۃ الانعام کے وما
اهل لغیر الله نص صریح ہے اور پھر یہ بھی غور کیجیے کہ چونکہ کلمہ ما جو حیز استثنا

یعنی ما یتلی علیکم مین جیسے وہی موصولہ ہی جو ما اہل لغیر اللہ بہ و ما ذبح علی النصب
و ما اکل السبع مین ہی پس بسبب عموم مفہوم کی آپ ہی کی تقریر
کی موافق لازم ہی کہ ما موصولہ جو ما یتلی علیکم مین ہی چرند و پرند دونو
کو شامل ہو اور چونکہ بقول آپ کی آیۂ تحریم بیان ہی اسی ما یتلی علیکم کی تو وہ
بہی چرند و پرند دونو کو متناول ہوا اور یہی ہی مدعا ہمارا پہر اس کا
جواب تو دیجئے کہ جسطرح پر بزعم فاسد آپ کے منخنقہ اور موقوذہ
اور متردیہ اور نطیحہ بسبب صفت ہونی ایک موصوف محذوف کی نہ انکا
مفہوم عام ہی نہ محل عام ہی اسیطرح حال میتۃ کا ہی کہ یہہ بہی منجملہ
وہین صفات کی ہے پس بسبب صفت ہونی ایک موصوف محذوف
کی بزعم آپ کی اس کا بہی نہ مفہوم عام ہو نہ محل عام ہوا اور اگر کچہہ فرق
میتہ اور منخنقہ وغیرہ صفات مین ہوا اسکو تفصیل فرمائی علاوہ ان
سب امور کی خلاصہ اعتراض یہہ ہی کہ اگر آیۂ تحریم کو خاص تفصیل استثنا
ہشتیر الی ہوا اور استثنا کو مخصوص بہ بہایم قرار دیتی ہو تو میتہ اور ما اکل
السبع و ما اہل لغیر اللہ و ما ذبح علی النصب اور دم کو بہی تفصیل استثنا
ہشتیر الیہ مخصوص بہ بہایم فرمائی واللازم باطل فالملزوم مثلہ
تقریر جواب مین جب آپ نے تسلیم فرما لیا کہ میتہ وغیرہ جو داخل آیۂ
تحریم ہین تفصیل استثنا ہین پس مدعا معترض کا جو آپ ہی کی جزئی ہی

ثابت ہوگیا کہ آیۂ تحریم خاصۂ تفصیل استثنا کی نہین غرضکہ جس وجوہ
مذکورہ سوال جو آپ سے کے اصول موضوعہ پر وارد ہوا آپ کی توجیہ رکیک
سے ہرگز مندفع نہین ہوا علاوہ ان سب کے ایک الزام یہ عائد ہوا
کہ آیۂ تحریم صرف مخصوص ہو وے بہیمۃ الانعام کے ساتھ اور بہایم سے متعلق نہو
چنانچہ اس امر کو ہم اوپر بھی بیان کر چکے ہین اسکا جواب بھی عنایت کیجیے

قال اور ایسے ہی بطور منخنقہ اہل کتاب کو آیۂ کریمہ وَطَعَامُ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ نے ہمارے لئے حلال کردیا ہے **اقول** قید اہل
کتاب کی مفید ہے جب آیۂ تحریم طیور کو شامل نہین تو ایسے منخنقہ اہل
اسلام کی بھی بدرجۂ اولے حلال ہوگئی مخفی نرہے کہ جسقدر دلائل رکیکہ
جناب قائل سلمہ اللہ تعالے نے بہ نسبت تخصیص کلمات مذکورہ کی پیش
کی ہین سب از قسم تخیلات و توہمات اور سراسر خلاف لغات و محاورۂ
عرب کے ہین اب ہم خود انہین کلمات سے استغراق اور تعمیم کو ثابت
کرتے ہین کہ کلمات المیتۃ اور المنخنقۃ اور الموقوذۃ اور المتردیۃ معرف
باللام ہین پس خالی اس سے نہین کہ یہہ لامات عہد خارجی کے ہین یا ذہنی
کے یا استغراق کے ہین خود قائل سلمہ اللہ تعالے اس بات کے
قائل ہین کہ لام المیتہ کا لام عہد نہین بلکہ مفہوم المیتہ عام ہے علاوہ برآن
یہ لامات عہد خارجی کی از باب کما ارسلنا الی فرعون رسولا فعصے

فرعون الرسول یا لیس الذکر کالانثی یا اکله الذئب نہین
ہو سکتی کیونکہ باب عصی فرعون الرسول و لیس الذکر کالانثی مین تقدم ذکر
معہود کا حقیقۃً یا کنایۃً شرط ہی اور ما نحن فیہ مین کہین پیشتر بلکہ تمام قرآن مین کلمہ
منخنقہ مذکور نہین اور باب اکلہ الذئب مین اشارہ بطرف ایک حصہ غیر معین حقیقیہ
کی ہوتا ہی سو یہان وہ بھی نہین فتعین الاستغراق وہو المطلوب یعنی جب عہد
خارجی اور ذہنی مراد نہین ہوسکتا تو متعین ہوا استغراق اور جب استغراق
متعین ہوا تو کوئی فرد منخنقہ کا خواہ مرند ہو خواہ بیرند حکم تحریم سے خارج
نہین رہا اور استغراق لام پر آئینہ بسبب تعمیم کلمہ ما کی زیادہ تر اشمل سے
تنبیہہ بیشتر جناب قائل نے نصرانیون کی گردن مڑوڑی مرغی کے
حلال ہونیکی دو توجیہین کی تہین ایک یہہ کہ آیہ تحریم میتہ و دم و لحم خنزیر
وما اہل لغیر اللہ والمنخنقۃ والموقوذۃ و متردیہ آیۃ وطعام الذین اوتوا الکتاب
حل لکم سے منسوخ ہوگئی اور اسی لئے منخنقہ اہل کتاب کا جسکو وہ اپنے
مذہب اور اپنے مذہب کے علما اور قسیسین کے فتوے کے مطابق جائز سمجہتے
ہین نہ آج سے بلکہ نزول آیت کے پہلے سے اوس آیہ کریمہ سے مستثنی ہوگیا دوسری
توجیہ یہہ کہ دونو آیتین محکم ہین پہلی آیہ صرف مسلمانونکی فعل سے علاقہ رکہتی
ہی اوسمین حکم ہی کہ مسلمان اگر کسی جانور کو گلا گہونٹ کر مار ڈالین اوسکا
کہانا حرام ہی اور اوس آیہ مین اس بات کا کچہہ ذکر نہ تہا کہ اہل کتاب

اگر ایسا فعل کرین تو اوسکا کہانا بہی جائز ہی یا نہین سو دوسری آیۃ مین
خدا تعالی نے اجازت طعام اہل کتاب کی دی ہی اوسکی موجب وہ جائز
ہی انتہی بالفاظہ جب رسالہ مزیل الاوہام اور دیگر رسائل مین اس تقریر
پر بہت اعتراضات غیر ممکن الدفع وارد ہوئی اور جناب قائل سلمہ
اللہ تعالے نے بہی اوس تقریر کو محض ہیچ و پوچ اپنی دلمین سمجہا
تو اس رقیمہ مین برخلاف اوسکی تقریر کی دیکہو وہ تقریر تو مبنی تہی
نسخ آیۃ تحریم اور فعل مسلم اور نصرانی پر اور عام تہی کہ چرند و پرند دونو
کو شامل تہی اور مدار حل و حرمت کا اوپر فعل اہل کتاب اور اہل اسلام
کی تہا یعنی اہل اسلام اگر کسی جانور چرند و پرند کو گلا گہونٹ کر مار ڈالین
تو اوسکا کہانا حرام ہی مگر اہل کتاب اگر ایسا کرین تو وہ حلال ہی اور اس
تقریر کا حاصل یہ ہی کہ فعل اہل کتاب اور اہل اسلام کو کچہہ حل و حرمت
مین دخل نہین اور آیۃ تحریم بہی محکم ہی مگر چرند و پرند مین فرق ہے
آیۃ تحریم متعلق چرند سے ہی پرند سے نہین مسلم ہی اگر کسی پرند کو
گلا گہونٹ کر مار ڈالی تو اوسکا کہانا حلال ہی اور اہل کتاب مین سے اگر کوئی
شخص چرند کو گلا گہونٹ کر مار ڈالی تو وہ حرام ہی دیکہیی آیندہ کچہہ
اور طور پر تقریر کرین کہ جسکا نتیجہ ان دونو کی خلاف ہو قال اگرچہ میتہ
جانا تہا کہ جو کچہہ اسباب مین میری تحریر کی نسبت لوگون نے لکہا ہی

اور جو غلط فہمیاں میری تحریر کی نسبت کی ہین یا جو مسامحہ کسی تحریر
مین خود مجھ سے ہوا ہے اور جو غلط استدلال تورتہ مقدس سے اس
معاملہ مین لوگون نے کیا ہے اس سب کو بالتفصیل لکھتا مگر صرف اسی
بات کے بیان پر اکتفا کرتا ہون کہ آیۂ مذکورہ حرمت طیور کو شامل نہین
اقول جناب سامی کے تحریر کی نسبت جو کچھ لوگون نے لکھا ہے
اوس کو تو غالب ہی کہ آپ بھی اپنے دل مین صحیح تصور فرماتے
ہون گے گو اپنی غلطی کے اقرار کو عار سمجھتے ہون ورنہ اوس تقریر
کو ایسا تبدیل نہ فرماتے کہ جس سے اوسکا نتیجہ اور اس تقریر کا نتیجہ
دونو باہم متعارض ہوجاوین اور مسامحت آپ کی بدون تصریح آپ
کے کچھ سمجھہ مین نہین آئی اور استدلال جو اس باب مین تورتہ سے
اہل اسلام نے کیا ہے اوس مین کچھہ غلطی نہین ہے لیکن تحریف
معنوی کا کچھہ علاج نہین تحریف معنوی کر کے جس طرح آیۂ تحریم کو
طیور سے متعلق نہین سمجھا اسی طور پر درس تورتہ مین تحریف معنوے
فرماکر اہل اسلام کے استدلال کو غلط ٹھہرانا لاعلاج بات ہے
ورنہ تحریم منخنقہ اور موقوذہ تو درس تورتہ سے منصوص علیہ ہی
قال لیس اوسکو منصوص کہنا صحیح نہین البتہ قیاسی غیر منصوص
العلۃ ہونا ممکن ہے فمن شاء فلیسلمہ ومن شاء لا یسلمہ

اقول جو تعریف نص کی ہے وہ تمامتر اوس پر صادق ہے
اور تا ویل رکیکہ باطلہ سے جیسی کہ جناب قائل اپنے اجتہاد صریح
البطلان سے کرتے ہین اوس کے منصوص ہونیمین کچہہ شبہہ نہین
ہوسکتا الحلال بین والحرام بین قال عیسائی مذہب کی موجب
جیسا کہ اون کے رہبان اور قسیسین قبل نزول قرآن مجید سمجھتے
آتے تہے بطور منخنقہ حرام نہین ہین اقول یہہ بہی غلط ہے اعمال
حوارین سے ہمنے مزیل الاوہام مین غلطی اس قول کی ثابت کردی
ہی قال اور اوس کے دلائل عیسائی مذہب کی کتب دینیہ مین مندرج
ہین اقول اعمال حوارین تو اصول کتب دینیہ عیسائیون مین ہی
سے کسی عیسائی راہب یا قسیسین نے اول تو ایسا کہا نہین اور
اگر کسی پابند ہوا نے خلاف نص کتاب اعمال حوارین اور خلاف
توریت کے ایسا کہا ہو تو اوس کا قول ایسا ہی سمجہا جاویگا جیسا کہ
جناب قائل کا قول خلاف نص قرآنی کے سمجہا جاتا ہی پس وہ قول
مثل قول قائل مسلمہ اللہ تعالے کے لاتعبا بہ ہے قال پس جب
کہ عیسائی وہ فعل مطابق اپنے مذہب کے کرتے ہین تو باستدلال
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہمارے لئے حلال ہے
اقول اس تقریر سے معلوم ہوا اگر عیسائی بتقلید کسی راہب

قسیس فرضی سکے بموجب عادت مستمرہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَ
رُھْبَانَھُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کو مردار کا کہا مطابق اپنی مذہب کے
اہل الیہود یا لطیور کو بنام غیر خدا ذبح کریں تو جناب قائل ہیں باستدلال آیہ
مذکورہ کے اونکی تقلید کرکے اوس کو نوش جان فرما دیں ماشاء اللہ تقلید ہو
تو اس درجہ کی ہو کہ نہ نظر قرآن پر ہو نہ انجیل پر نہ توریت پر صرف عیسائیوں کی
رسمیات وعادات پر قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَ
بَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ
اللّٰہِ اس باب میں جو حدیث وارد ہے وہ بھی جناب سامی نے سنی ہو یا نہیں
نہیں اوسکو نقل کرتا ہوں سن لیجئے اور تقلید عقائد فاسدہ انگریزوں سے توبہ کیجئے

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ
فَقَالَ یَا عَدِیُّ اطْرَحْ عَنْکَ ھٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُہٗ یَقْرَأُ فِیْ سُوْرَۃِ
بَرَاءَۃٍ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ
قَالَ اَمَا اِنَّھُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَھُمْ وَلٰکِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا
اَحَلُّوْا لَھُمْ شَیْئاً اسْتَحَلُّوْہُ وَاِذَا حَرَّمُوْا
عَلَیْھِمْ شَیْئاً حَرَّمُوْہُ

تمت

برای سند غیبی معنی کہ نسخہ ہذا مطبوعہ مطبع صبح صادق ہست سطر صوابش متضمن دہ تاریخ رقم نمودہ شد

غلطنامہ حجۃ الفائقہ فی حرمۃ المنخنقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۶	صرف	حرف
۵	۹	مین	سی
〃	۱۴	حال	مدلول
۶	۹	از لفظ	
〃	۹	چونکہ تا	
〃	۱۰	لفظ ہوسکتی	
۸	۱۱	منخنقہ مین	منخنقہ وغیرہا مین
〃	۱۳	کرتی مین	کرتی مین لیکن صاف ظاہر ہی کہ کلمہ منخنقہ اور ... ست اور متردیہ ونطیحہ مین تا فارقہ نہین ہوسکتی کیونکہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱	تا اوکی	۰
〃	۲	ضرور ہے ... پس	ضرور ہی علاوہ بران ضمیر مذکر مجرور متصل فیہ حقیقۃً شرعاً درحالت تانیث ہیئتہ کی اوسکی طرف لائد نہین ہوسکتی پس
۸	۹،۱۰	نہ ہوگی	ہوگی
〃	۱۵،۱۶	لغت	نعت
۹	۱۷	اور اجتہاد	اور اوس اجتہاد
۱۰	〃	حرمت پر	حرمت
۱۲	۱۱	اوسکو آدمی	آدمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱	اور دو	دو
۱۴	″	کی یہہ	کی ہی یہہ
۱۸	۹	مین	ہین
۲۰	۸	تبار	تباے
۲۲	۱	موقوت	موقوذه
″	۱۳	یہہ کہ ہی باکانه	یہہ جسکی تقلید کرہے ہین اوسکا دعا بہی نہین سمجہتے تسیر یہ ہی باکانه
۲۳	۸	پہونچی	پہونچتی
″	۱۶	نطیحتہا	نطحتہا
۲۴	۳	دفق	دفاء
۲۵	۱۷	ہوتا	نہین ہوتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱	کلمات	کلمات کو
۲۸	۱۳	جنکا	جسکا
۳۰	۱۲	صحیح	صحیح ہے
~~۳۰~~	~~۱۴~~	~~نہین~~	~~نہین ہی ہی~~
۳۱	۱۱	خاصه	خاصة
۳۲	۱	النعصب	النصب
″	۱۳	ٹہیراسی	ٹہیراتی
۳۴	۸	بسبب	بہ نسبت
″	۱۰	دم لحم	دم و لحم
۳۷	″	قسمین	قسیس